امام زمانہ (ع) زمین والوں کے لئے امان ہیں

یہ کلام حضرت امام مھدی عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے اس جواب کاایک حصہ ھے جس کو امام علیہ السلام نے اسحاق بن یعقوب کے جواب میں لکھاھے ،اسحاق نے اس خط میں امام علیہ السلام سے غیبت کی وجہ کے بارے میں سوال کیا تھا۔امام علیہ السلام نے غیبت کی علت بیان کرنے کے بعد اس نکتہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ غیبت کے زمانہ میں امام کا وجود بے فائدہ نھیں ھے، وجود امام کے فوائد میں سے ایک ادنی فائدہ یہ ھے کہ امام زمین والوں کے لئے باعث امن و امان ھیں، جیساکہ ستارے آسمان والوں کے لئے امن و سلامتی کا ذریعہ ھوتے ھیں۔ دوسری صحیح روایات میں اسی مضمون کی طرف اشارہ ھوا ھے۔ جیساکہ اُن روایات میں بیان ھوا ھے: اگر زمین پر حجت (خدا) نہ ھو تو زمین اور اس پر بسنے والے مضطرب اور تباہ و برباد ھو جائیں۔

امام زمانہ علیہ السلام کو اھل زمین کے لئے امن و امان سے اس طرح تشبیہ دینا جس طرح ستارے اھل آسمان کے لئے امن و امان ھوتے ھیں؛اس سلسلہ میں شباہت کی چند چیزیں پائی جاتی ھیں جن میں سے دو چیزوں کی طرف اشارہ کیا جاتا ھے:

۱۔ جس طرح تخلیقی لحاظ سے ستاروں کا وجود اور ان کو ان کی جگھوں پر رکھنے کی حالت اور کیفیت، تمام کرّات، سیارات اور کھکشاؤں کے لئے امن و امان اور آرام کا سبب ھے، زمین والوں کے لئے امام زمانہ علیہ السلام کا وجود بھی اسی طرح ھے۔

۲۔ جس طرح ستاروں کے ذریعہ شیاطین آسمانوں سے بھگائے گئے ھیں اور اھل آسمان منجملہ ملائکہ کے امان و آرام کا سامان فراھم ھوا ھے اسی طرح حضرت امام زمانہ علیہ السلام کا وجود، تخلیقی اور تشریعی لحاظ سے اھل زمین سے، مخصوصاً انسانوں سے شیطان کو دور بھگانے کا سبب ھے۔

امام زمانہ (ع) زمین والوں کے لئے امان ھیں

<إِنِّي لَأَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ كَمَا أَنَّ النُّجُومَ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ> [1]

”بے شک میں اھل زمین کے لئے امن و سلامتی ھوں، جیساکہ ستارے آسمان والوں کے لئے امان کا باعث ھیں“۔

شرح

یہ کلام حضرت امام مھدی عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف کے اس جواب کاایک حصہ ھے جس کو امام علیہ السلام نے اسحاق بن یعقوب کے جواب میں لکھاھے ،اسحاق نے اس خط میں امام علیہ السلام سے غیبت کی وجہ کے بارے میں سوال کیا تھا۔امام علیہ السلام نے غیبت کی علت بیان کرنے کے بعد اس نکتہ کی طرف اشارہ فرمایا کہ غیبت کے زمانہ میں امام کا وجود بے فائدہ نھیں ھے، وجود امام کے فوائد میں سے ایک ادنی فائدہ یہ ھے کہ امام زمین والوں کے لئے باعث امن و امان ھیں، جیساکہ ستارے آسمان والوں کے لئے امن و سلامتی کا ذریعہ ھوتے ھیں۔ دوسری صحیح روایات میں اسی مضمون کی طرف اشارہ ھوا ھے۔ جیساکہ اُن روایات میں بیان ھوا ھے: اگر زمین پر حجت (خدا) نہ ھو تو زمین اور اس پر بسنے والے مضطرب اور تباہ و برباد ھو جائیں۔

امام زمانہ علیہ السلام کو اھل زمین کے لئے امن و امان سے اس طرح تشبیہ دینا جس طرح ستارے اھل آسمان کے لئے امن و امان ھوتے ھیں؛ اس سلسلہ میں شباہت کی چند چیزیں پائی جاتی ھیں جن میں سے دو چیزوں کی طرف اشارہ کیا جاتا ھے:

۱۔ جس طرح تخلیقی لحاظ سے ستاروں کا وجود اور ان کو ان کی جگھوں پر رکھنے کی حالت اور کیفیت، تمام کرّات، سیارات اور کھکشاؤں کے لئے امن و امان اور آرام کا سبب ھے، زمین والوں کے لئے امام زمانہ علیہ السلام کا وجود بھی اسی طرح ھے۔

۲۔ جس طرح ستاروں کے ذریعہ شیاطین آسمانوں سے بھگائے گئے ھیں اور اھل آسمان منجملہ ملائکہ کے امان و آرام کا سامان فراھم ھوا ھے اسی طرح حضرت امام زمانہ علیہ السلام کا وجود، تخلیقی اور تشریعی لحاظ سے اھل زمین سے، مخصوصاً انسانوں سے شیطان کو دور بھگانے کا سبب ھے۔

فلسفہٴ امامت اور صفات امام

<اَحْییٰ بِھِمْ دِینَہُ، وَاَتَمَّ بِھِمْ نُورَہُ، وَجَعَلَ بَیْنَھُمْ وَبَیْنَ اِخْوانِھِمْ وَبَنِی عَمِّھِمْ وَالْاَدْنَیْنَ فَالْاَدْنَیْنَ مِنْ ذَوِی اَرْحامِھِمْ فُرْقاناً بَیِّناً یُعْرَفُ بِہِ الْحُجَّةُ مِنَ الْمَحْجُوجِ، وَالْاِمامُ مِنَ الْمَاْمُومِ، بِاَنْ عَصَمَھُمْ مِنَ الذُّنُوبِ، وَبَرَّاَھُمْ مِنَ الْعُیُوبِ، وَطَھَّرَھُمْ مِنَ الدَّنَسِ، وَنَزَّھَھُمْ مِنَ اللَّبْسِ، وَجَعَلَھُمْ خُزّانَ عِلْمِہِ، وَمُسْتَوْدَعَ حِکْمَتِہِ، وَمَوْضِعَ سِرِّہِ، وَاَیَّدَھُمْ بِالدَّلائِلِ، وَلَوْلا ذٰلِکَ لَکانَ النّاسُ عَلٰی سَواءٍ، وَلَادَّعیٰ اَمْرَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ کُلُّ اَحَدٍ، وَلَما عُرِفَ الْحَقُّ مِنَ الْباطِلِ، وَلَا الْعالِمُ مِنَ الْجاھِلِ۔> [2]

”اوصیائے (الٰھی) وہ افراد ھیں جن کے ذریعہ خداوند عالم اپنے دین کو زندہ رکھتا ھے، ان کے ذریعہ اپنے نور کو مکمل طور پر نشر کرتا ھے، خداوند عالم نے ان کے اور ان کے (حقیقی) بھائیوں، چچازاد (بھائیوں) اور دیگر رشتہ داروں کے درمیان واضح فرق رکھا ھے کہ جس کے ذریعہ حجت اور غیر حجت نیز امام اور ماموم کے درمیان پہچان ھو جائے۔ اور وہ واضح فرق یہ ھے کہ اوصیائے الٰھی کو خداوند عالم گناھوں سے محفوظ رکھتا ھے اور ان کو ھر عیب سے منزہ، برائیوں سے پاک اور خطاؤں سے دور رکھتا ھے، خداوند عالم نے ان کو علم و حکمت کا خزانہ دار اور اپنے اسرار کا رازدار قرار دیا ھے اور دلیلوں کے ذریعہ ان کی تائید کرتا ھے۔ اگر یہ نہ ھوتے تو پھر تمام لوگ ایک جیسے ھو جاتے، اور کوئی بھی امامت کا دعویٰ کر بیٹھتا، اس صورت میں حق و باطل اور عالم و جاھل میں تمیز نہ ھو پاتی“۔

شرح:

یہ کلمات امام مھدی علیہ السلام نے احمد بن اسحاق کے خط کے جواب میں تحریر کئے ھیں، امام علیہ السلام چند نکات کی طرف اشارہ کرنے کے بعد امام اور امامت کی حقیقت اور شان کو بیان کرتے ھوئے امام کی چند خصوصیات بیان فرماتے ھیں، تاکہ ان کے ذریعہ حقیقی امام اور امامت کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کے درمیان تمیز ھو سکے:

۱۔ امام کے ذریعہ خدا کا دین زندہ ھوتا ھے؛ کیونکہ امام ھی اختلافات، فتنوں اور شبھات کے موقع پر حق کو باطل سے الگ کرتا ھے اور لوگوں کو حقیقی دین کی طرف ھدایت کرتا ھے۔

۲۔ نور خدا جو رسول خدا (ص) سے شروع ھوتا ھے، امام کے ذریعہ تمام اور کامل ھوتا ھے۔

۳۔ خداوند عالم نے پیغمبر اکرم (ص) کی ذرّیت میں امام کی پہچان کے لئے کچھ خاص صفات معین کئے ھیں، تاکہ لوگ امامت کے سلسلہ میں غلط فہمی کا شکار نہ ھوں، مخصوصاً اس موقع پر جب ذرّیت رسول کے بعض افراد امامت کا جھوٹا دعویٰ کریں۔ ان میں سے بعض خصوصیات کچھ اس طرح ھیں: گناھوں کے مقابلہ میں عصمت، عیوب سے پاکیزگی، برائیوں سے مبرّا اور خطا و لغزش سے پاکیزگی وغیرہ، اگر یہ خصوصیات نہ ھوتے تو پھر ھر کس و ناکس امامت کا دعویٰ کر دیتا، اور پھر حق و باطل میں کوئی فرق نہ ھوتا، جس کے نتیجہ میں دین الٰھی پوری دنیا پر حاکم نہ ھوتا۔

فلسفہٴ امامت

<اَوَمٰا رَاَیْتُمْ کَیْفَ جَعَلَ اللّٰہُ لَکُمْ مَعٰاقِلَ تَاْوُونَ اِلَیْھٰا، وَاَعْلاٰماً تَھْتَدُونَ بِھٰا مِنْ لَدُنْ آدَمَ (علیہ السلام)۔> [3]

”کیا تم نے نھیں دیکھا کہ خداوند عالم نے کس طرح تمھارے لئے پناہ گاھیں قرار دی ھیں تاکہ ان میں پناہ حاصل کرو، اور ایسی نشانیاں قرار دی ھیں جن کے ذریعہ ھدایت حاصل کرو، حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے آج تک“۔

شرح

یہ تحریر اس توقیع [4] کا ایک حصہ ھے جس کو ابن ابی غانم قزوینی اور بعض شیعوں کے درمیان ھونے والے اختلاف کی وجہ سے امام علیہ السلام نے تحریر فرمایا ھے، ابن ابی غانم کا عقیدہ یہ تھا کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے کسی کو اپنا جانشین مقرر نھیں کیا ھے، اور سلسلہٴ امامت آپ ھی پر ختم ھوگیا ھے۔ شیعوں کی ایک جماعت نے حضرت امام مھدی علیہ السلام کو خط لکھا جس میں واقعہ کی تفصیل لکھی، جس کے جواب میں حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی طرف سے ایک خط آیا، مذکورہ حدیث اسی خط کا ایک حصہ ھے۔

امام زمانہ علیہ السلام امامت، وصایت اور جانشینی میں شک و تردید سے دوری کرنے کے سلسلہ میں بہت زیادہ سفارش کرنے کے بعد فرماتے ھیں: وصایت کا سلسلہ ھمیشہ تاریخ کے مسلم اصول میں رھا ھے، اور جب تک انسان موجود ھے زمین حجت الٰھی سے خالی نھیں ھوگی، امام علیہ السلام نے مزید فرمایا:

”تاریخ کو دیکھو! کیا تم نے کسی ایسے زمانہ کو دیکھا ھے جو حجت خدا سے خالی ھو، اور اب تم اس سلسلہ میں اختلاف کرتے ھو“؟!

امام علیہ السلام نے حدیث کے اس سلسلہ میں امامت کے دو فائدے شمار کئے ھیں:

۱۔ امام، مشکلات اور پریشانیوں کے عالم میں ملجا و ماویٰ اور پناہ گاہ ھوتا ھے۔

۲۔ امام، لوگوں کو دین خدا کی طرف ھدایت کرتا ھے۔

کیونکہ امام معصوم علیہ السلام نہ صرف یہ کہ لوگوں کو دین اور شریعت الٰھی کی طرف ھدایت کرتے ھیں بلکہ مادّی اور دنیوی مسائل میں ان کی مختلف پریشانیوں کو بھی دور کرتے ھیں۔

علم امام کی قسمیں

<عِلْمُنَا عَلیٰ ثَلاثَۃِ اَوْجُہٍ : مَاضٍ وَغَابِرٍ وَحادِثٍ، اَمَّا الْمَاضِی فَتَفْسِیرٌ، وَاَمَّا الْغَابِرُ فَمَوقُوفٌ، وَاَمَّا الْحادِثُ فَقَذْفٌ فِی الْقُلُوبِ، وَنَقْرٌ فِی الْاَسْمَاعِ، وَہُوَ اَفْضَلُ عِلْمِنَا، وَلَا نَبِیَّ بَعْدَ نَبِیِّنَا> [5]

"ھم (اھل بیت) کے علم کی تین قسمیں ھوتی ھیں: گزشتہ کا علم، آئندہ کا علم اور حادث کا علم۔ گزشتہ کا علم تفسیر ھوتا ھے، آئندہ کا علم موقوف ھوتا ھے اور حادث کا علم دلوں میں بھرا جاتا اور کانوں میں زمزمہ ھوتا ھے۔ علم کا یہ حصہ ھمارا بہترین علم ھے اور ھمارے پیغمبر (ص) کے بعد کوئی دوسرا رسول نھیں آئے گا"۔

شرح

یہ الفاظ امام زمانہ علیہ السلام کے اس جواب کا ایک حصہ ھیں جس میں علی بن محمد سمری (علیہ الرحمہ) نے علم امام کے متعلق سوال کیا تھا۔

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کتاب "مرآۃ العقول" میں ان تینوں علم کے سلسلہ میں فرماتے ھیں:

"علم ماضی سے وہ علم مراد ھے جس کو پیغمبر اکرم (ص) نے اپنے اھل بیت علیھم السلام سے بیان کیا ھے؛ نیز یہ علم ان علوم پر مشتمل ھے جو گزشتہ انبیاء علیھم السلام اور گزشتہ امتوں کے واقعات کے بارے میں ھیں اور جو حوادثات ان کے لئے پیش آئے ھیں اور کائنات کی خلقت کی ابتداء اور گزشتہ چیزوں کی شروعات کے بارے میں ھیں۔

علم "غابر" سے مراد آئندہ پیش آنے والے واقعات ھیں؛ کیونکہ غابر کے معنی "باقی" کے ھیں، غابر سے مراد وہ یقینی خبریں ھیں جو کائنات کے مستقبل سے متعلق ھیں، اسی وجہ سے امام علیہ السلام نے اس کو "موقوفہ" کے عنوان سے یاد کیا ھے جو علوم کائنات کے مستقبل سے تعلق رکھتے ھیں وہ اھل بیت علیھم السلام سے مخصوص ھیں، موقوف یعنی "مخصوص"۔

"علم حادث" سے مراد وہ علم ھے جو موجودات اور حالات کے ساتھ ساتھ بدلتا رہتا ھے، یا مجمل چیزوں کی تفصیل مراد ھے۔۔۔

"قَذْفٌ فِی الْقُلُوبِ"، سے خداوند عالم کی طرف سے عطا ھونے والا وہ الھام مراد ھے جو کسی فرشتہ کے بغیر حاصل ھوا ھو۔

"نَقْرٌ فِی الْاَسْمَاعِ"، سے وہ الٰھی الھام مراد ھے جو کسی فرشتہ کے ذریعہ حاصل ھوا ھو۔

تیسری قسم کی افضلیت کی دلیل یہ ھے کہ الھام (چاھے بالواسطہ ھو یا بلاواسطہ) اھل بیت علیھم السلام سے مخصوص ھے۔

الٰھی الھام کی دعا کے بعد ممکن ھے کوئی انسان (ائمہ علیھم السلام کے بارے میں) نبی ھونے کا گمان کرے، اسی وجہ سے امام زمانہ علیہ السلام نے آخر میں اس نکتہ کی طرف اشارہ فرمایا ھے کہ پیغمبر اکرم (ص) کے بعد کوئی پیغمبر نھیں آئے گا"۔ [6]

ماخذ

[1] کمال الدین، ج ۲، ص ۴۸۵، ح ۱۰؛ الغیبۃ، شیخ طوسی، ص ۲۹۲، ح ۲۴۷؛ احتجاج، ج ۲، ص ۲۸۴؛ اعلام الوری، ج ۲، ص ۲۷۲، کشف الغمۃ، ج ۳، ص ۳۴۰، الخرائج والجرائح، ج ۳، ص ۱۱۱۵، بحار الانوار، ج ۵۳، ص ۱۸۱، ح ۱۰۔

[2] الغيبة، طوسی، ص ۲۸۸، ح ۲۴۶، احتجاج، ج ۲، ص ۲۸۰، بحار الانوار، ج ۵۳، ص ۱۹۴۔۱۹۵، ح ۲۱۔

[3] الغيبة، شیخ طوسی، ص ۲۸۶، ح ۲۴۵، احتجاج، ج ۲، ص ۲۷۸، بحار الانوار، ج ۵۳، ص ۱۷۹، ح ۹۔

[4] توقیع، امام زمانہ علیہ السلام کے اس خط کو کھا جاتا ھے جس کو آپ نے کسی کے جواب میں بقلم خود تحریر کیا ھو۔ (مترجم)

[5] دلائل الامامة، ص ۵۲۴، ح ۴۹۵، مدينة المعاجز، ج ۸، ص ۱۰۵، ح ۲۷۲۰۔

[6] دیکھئے: مرآة العقول، ج ۳، ص ۱۳۶ تا ۱۳۷۔